السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جلاء الافہام ص :96 سے حدیث پیش کرتے ہیں

پیش کرتے ہیں کہ دنیا کے جس خطے میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی آواز پہنچ جاتی ہے کیا یہ روایت صحیح ہے ؟ وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر دُرود پڑھنے کے متعلق اللہ وحدہ لاشریک کا قرآن حکیم میں حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥٦ ... سورة الاحزاب

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس نبی پر صلاۃ وسلام بھیجتے رہو۔"

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر صلاۃ وسلام پڑھنا چاہیے لیکن یہ بات کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ دنیا میں جہاں بھی دُرود پڑھا جارہا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک اسکی آواز پہنچ جاتی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سنتے ہیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے صلاۃ وسلام کے متعلق جو کتاب بنام "جلاء الافہام" لکھی اس میں ایک روایت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ درج کی ہے :

"قال الطبرانی حدثنا یحیی بن ایوب العلاف حدثنا سعید بن ابی مریم عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ "

"ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جمعے والے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو۔ یہ ایسا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نہیں ہے کوئی آدمی جو مجھ پر درود پڑھتا ہو مگر مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے اوپر انبیاء علیہ السلام کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔"

یہ روایت درست نہیں ہے۔ امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"ان اسنادہ لا یصح"

(االقول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ص؛159)

"بلاشبہ اس کی سند صحیح نہیں۔"

اس سند کے صحیح نہ ہونے کی دو وجوہات ہیں :

1۔ سعید بن ابی مریم اور خالد بن یزید کے درمیان انقطاع ہے یعنی سعید بن ابی مریم نے یہ حدیث خالد سے نہیں سنی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خالد بن یزید 139ھ میں فوت ہوئے (تہذیب التہذیب 2/178) جبکہ سعید بن ابی مریم کی ولادت 144ھ میں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب 2/296) گویا کہ سعید خالد کی وفات کے پانچ سال بعد پیدا ہوا۔ لہذا یہ روایت صحیح کیسے ہوسکتی ہے۔

2۔ دوسری علت یہ ہے کہ سعید بن ابی ہلال اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھی انقطاع ہے۔ سعید بن ابی ہلال مصر میں 70ھ میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب 2/342) جبکہ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخر میں فوت ہوچکے تھے۔ (تقریب :52) لہذا 70ھ میں پیدا ہونے والے آدمی کی ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کیسے ہوسکتی ہے۔ وہ تو ان کی پیدائش سے پہلے ہی اس دُنیائے فانی سے جاچکے تھے۔

امام صلاح الدین العلائی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ سعید بن ابھی حلال کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل ہے۔ (جامع التحصیل :224) اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مدینہ میں 70 ہجری کے بعد فوت

ہوئے (تقریب : 52) جب سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی روایت مرسل ہے تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے فوت ہوجانے والے صحابی ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی روایت کیسے صحیح ہوسکتی ہے لہذا یہ روایت ضعیف ہے ۔ علاوہ ازیں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع ص : 158 میں طبرانی کبیر سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"واخرجہ الطبرانی فی الکبیر بلفظ اکثروا الصلاۃ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھدہ الملائکۃ لیس من عبد یصلی علی الا بلغتنی صلاتہ حیث کان"

(القول البدیع اردو ص : 283 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

"یعنی جلاء الافہام میں اس روایت کے اندر " بلغتنی صوتہ " اور القول البدیع میں " بلغتنی صلاتہ " کے الفاظ ہیں ۔ "

پہلی دلیل کا مطلب مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے اور دوسری کا مطلب یہ ہے مجھے اس کا درود پہنچتا ہے ۔

دوسری صورت میں سائل کا مسئلہ ہی حل ہوجاتا ہے کیونکہ دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ آپ کو درود پہنچا دیا جاتا ہے ۔

بہر کیف یہ روایت اسنادی لحاظ سے قابل حجت نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2 ۔ العقائد والتاریخ ۔ صفحہ نمبر 103

محدث فتویٰ